Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۹ ۴۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳ / ۷۸ | اتوار ۲۴ / ربیع الاول ۱۴۱۴ھ، ۱۲ / تبوک ۲ ۱۳۷ ہش، ۱۲، ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۲

تمہاری ہر حرکت خدا کے لئے ہو جائے

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور ان عادات بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت، اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے، تو بیشک یہ کرامت ہے۔ اور ایسا ہی خودستائی اور خودپسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے، تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے، تو بس یہ ایک دامی اور زندہ کرامت ہے۔ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے، جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۹-۹۰)

اعلان برائے پینشنران

صدر انجمن احمدیہ پاکستان

صدر انجمن احمدیہ کے جملہ پینشنران فوری طور پر اپنا موجودہ ایڈریس اور اپنے بیوی بچوں کے اسماء اور عمریں جن کے اخراجات پنشنر صاحبان خود برداشت کر رہے ہوں سے دفتر محاسب کو اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔ شادی شدہ اور برسر روزگار بچوں کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رشید احمد سنوری صاحب ابن مکرم بشیر احمد سنوری صاحب جو ڈیرہ اسماعیل خان میں اسیر راہ مولا ہیں۔ ان کی مشکلات کے دور ہونے اور جلد رستگاری کے لئے درخواست دعا ہے۔

متکبر کی مثبت صلاحیتیں چھین لی جاتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

وہ لوگ جو نظام جماعت کو اس آیت اور اس قسم کی دوسری آیات کا مفہوم سمجھتے ہوئے خدا کے دو ہاتھوں کی تخلیق سمجھتے ہیں وہ نظام جماعت کے سامنے کبھی تکبر سے کام نہیں لیتے۔ اور ہمیشہ اطاعت یعنی سجدہ کرتے ہوئے ان راہوں پر چلتے ہیں۔ جو راہیں خود اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقیات کے لئے مقرر فرما رکھی ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی انانیت کا شکار ہوتے ہیں ان کے اندر ایک شیطان ہے جو سر اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ نظام جماعت کا یہ نمائندہ اس کی کیا حیثیت ہے اس جاہل کو تو تلاوت بھی صحیح نہیں آتی۔ اس کو تو فلاں کام ٹھیک نہیں آتا۔ اس میں فلاں کمزوری ہے۔ اور ہم صاحب علم ہیں ہمیں فلاں فلاں فضیلتیں حاصل ہیں اس کی قوم یہ ہے ہماری قوم یہ ہے ہمارے ساتھ جتھہ ہے۔ اس کے ساتھ جتھہ کوئی نہیں ہمیں اکثر لوگوں نے ووٹ دیا ہے۔ اور آپ ان ووٹوں کو نظر انداز کر کے اس کو چن رہے ہیں جس کو چند آدمیوں نے ووٹ دیا تھا۔ ہم افضل ہوئے کہ یہ افضل ہوا اس لئے ہم اپنے سے ادنیٰ کی اطاعت نہیں کریں گے جب وہ یہ کہتے ہیں۔ تو اطاعت سے باہر نکل جاتے ہیں۔ اور ان کی تمام وہ صفات جن پر بناء کرتے ہوئے وہ تکبر کا اظہار کرتے ہیں ان کی مثبت صلاحیتیں ان سے چھین لی جاتی ہیں اب ان کا وجود محض نقصان رساں وجود ہے۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ایسے لوگ نظام میں اپنا جتنا وقت خرچ کرتے ہیں ہمیشہ منفی سوچیں رکھتے ہوئے نظام کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی کچلی ہوئی انانیت کا بدلہ لینے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ پس وہ سانپ جس نے کہا جاتا ہے کہ آدم اور حوا کو گمراہ کرنے کے لئے ان کو ڈسا تھا یعنی روحانی طور پر ڈسا تھا اور بائیبل کے بیان کے مطابق چاپلوسی کی باتیں کر کے ان کو گمراہ کیا وہ سانپ دراصل انانیت کا ہی سانپ ہے اور ہر انسان میں موجود ہے جب اس کو موقع ملے گا یہ سر اٹھائے گا اور ڈسے گا اور اس کو موقع دینا یا نہ دینا ہر بندے کے اختیار میں ہے پہلے وہ انسان (-----) ہو جس کے اندر یہ سانپ موجود ہے پھر اس کے سانپ کو یہ توفیق ہی نہیں مل سکتی کہ وہ اسے ڈسے پہلے وہ آدم کو سجدہ کرے تو اس کے اندر کا سانپ مجبور ہو گا کہ اس کے تابع رہے ورنہ یہ سانپ ضرور سر اٹھائیگا اور بغاوت کرے گا اور خود اپنے مالک کو ہلاک کر دے گا۔

(فرمودہ ۹ / اپریل ۱۹۹۳ء)

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

ا۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی

دار الضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ تبوک ۱۳۷۲ ہش ۱۲ ستمبر ۱۹۹۳ء

آیئے- اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑیں

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "انسانی زندگی تو مسائل سے گھری ہوئی ہے۔ صبح سے شام تک یا تو امیدیں بندھ رہی ہیں یا نقصان کی خبریں آرہی ہیں اس لئے خوف ورجا کی تمام حالتوں میں آپ اللہ کی طرف دوڑنے کی کوشش کریں اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنے خدا کی طرف دوڑنے کی عادت نہ ڈالی تو پھر بڑے وقتوں میں آپ نہیں دوڑ سکیں گے اگر آپ کو خدا کی پناہ گاہوں کی طرف دوڑنے کی عادت نہیں رہی تو آپ کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہارے کے پڑے رہ جائیں گے۔"

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد میں کئی باتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی بات تو ہماری روزمرہ کی زندگی ہے۔ اس کے نشیب و فراز۔ اس کی کامیابیاں اور ناکامیاں اس کی امیدیں اور خوف۔ اور دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کی ساری زندگی۔ چاہے وہ مختصر ہو یا طویل۔ ایک حالت میں رہی ہو۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی زندگی کے نشیب و فراز شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی صحت ہے کبھی بیماری کبھی محبت ہے کبھی مار پیٹ۔ کبھی دوڑتا ہے کبھی گرتا ہے۔ کبھی ہنستا ہے کبھی روتا ہے۔ یہی اس کی زندگی کے نشیب و فراز ہیں۔ اور ان میں سے اسے گذرنا پڑتا ہے بڑا ہے تو یہی نشیب و فراز اپنا حدود اربعہ وسیع کرلیتے ہیں اور ان میں سے بھی اسے گذرنا پڑتا ہے۔

عرضیکہ امیر ہو یا فقیر۔ بادشاہ ہو یا رعایا۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ سب کو زندگی ے نشیب و فراز سے واسطہ پڑتا ہے۔ جب بچہ سمجھ بوجھ سے عاری ہوتا ہے تو اس وقت تو وہ اس کا مکلف نہیں کہ از خود کچھ سوچے یا کرے لیکن جب بڑا ہو جاتا ہے تو اسے یہ فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ یہی وہ وقت ہے جب اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف مڑ جانی چاہئے۔ نشیب و فراز کے دھچکوں کو کم کرنے کے لئے اسے خدا تعالیٰ ہی کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے اسی سے دعا کرے۔ اسی کے احکام مانے اسی کی طرف دوڑے اور اس سے مدد مانگے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اور بڑی سے بڑی بات اس کی توجہ کو خدا کی طرف پھیرے۔ یہی اس کی پناہ گاہ ہے۔ اور یہیں اسے سکون مل سکتا ہے۔

بڑی بڑی باتوں کے وقت تو عام طور پر انسان خدا کی طرف توجہ موڑنے کی کوشش کرتا ہی ہے۔ لیکن کوشش کو فطرت کا حصہ بنانے کے لئے حضور فرماتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے بھی خدا ہی کی طرف دیکھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو یقیناً بڑی بڑی باتوں کے وقت فطرتی طور پر اس کی توجہ خدا کی طرف ہو جائے گی۔ اور وہ جو پناہ مانگتا ہے اسے یقیناً پناہ دے گا۔

چل کے جب بھی گئے ہیں اس کی سمت
دوڑ کر وہ ہمارے پاس آیا
وہ سبھی کی پناہ گاہ ہے دوست
ساتھ اس کا' ہر اک کو راس آیا

ابوالاقبال

آئینِ سیاست نے کئی سادہ دلوں کو
ناکردہ گناہوں کا خطاوار بنایا

کافر کو مسلمان، مسلمان کو کافر
اِس آنکھ نے زاہد کو گنہگار بنایا

جب اذنِ خموشی سے لگی مہر لبوں پر
ہر تارِ نظر کو لبِ گفتار بنایا

اب میرے خیالات پہ بھی پہرہ بٹھادو
ہر سوچ کو اب مَیں نے دلآزار بنایا

دیکھو تو ذرا حوصلۂ ضبط بھی اُس کا
اللہ نے جسے صاحبِ ایثار بنایا

جب بات کو کھُل کر نہ بیاں کر سکے ناہیدؔ
اشعار کو پیرایۂ اظہار بنایا

عبدالمنان ناہیدؔ

چندہ تحریک جدید صدقہ جاریہ ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں :-

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس اشاعت دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد میں بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہزاروں سال جانے دو اگر سو دو سو سال بھی مستقل طور پر تمہیں ثواب پہنچتا رہے تو یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے۔"

"میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا۔ جب تک تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت محدود نہ رہے۔ بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی جائے جس کی ساری عمر تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس میں تم سب کو تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے کے لئے بلا رہا ہوں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکار عالیہ

پس انسان کی دو دنیائیں ہیں۔ ایک باہر کی دنیا ہے اور دوسری اندرونی دنیا ہے باہر کی دنیا کو روشن کرنے کی تمنا رکھنے والے لوگ بسا اوقات اشاعت حق کے فرض سے غافل رہتے ہیں کیونکہ جب تک ان کے اندر کی دنیا روشن نہ ہو وہ باہر نور نہیں پھیلا سکتے۔ جتنی چاہیں آپ فرضی باتیں کرلیں، جتنی چاہیں آپ تقریریں کر لیں، لوگوں کو بتائیں کہ دین حق کے کیا محامد اور محاسن ہیں، لوگوں کو یہ بتائیں کہ یہ مذہب دنیا میں سب سے زیادہ حسین مذہب ہے جب تک آپ کی ذات میں اس مذہب کی روشنی لوگوں کو دکھائی نہ دے گی کبھی دنیا آپ کی باتوں کو قبول نہیں کرے گی۔ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں۔

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پر آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل

یعنی جب تک خدا آپ کا صنم نہیں بنتا، جب تک خدا آپ کی ذات میں ظاہر نہیں ہوتا وہ آپ کے لئے بھی خیالی ہے اور غیروں کے لئے بھی خیالی ہے۔ خدائے واحد کی ذات میں تمام کائنات کو اکٹھا کرنا فرضی باتوں سے ممکن نہیں ہے۔ پہلے خدا آپ کی ذات میں جلوہ گر ہونا چاہئے پہلے آپ کی تاریکیاں روشنی میں تبدیل ہو جانی چاہئیں پھر وہ خدا آپ کی ذات میں اس طرح دکھائی دے گا جیسے روشنی ذرات سے ٹکرانے کے بعد دکھائی دیتی ہے فی ذاتہ دکھائی نہیں دیا کرتی۔

اس حقیقت کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ بسا اوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ روشنی از خود نظر آنے والی چیز ہے یہ بالکل جاہلانہ تصور ہے۔ آج سائنس کی دنیا میں سائنس پڑھنے والا بچہ بچہ جانتا ہے کہ روشنی ایک نظر نہ آنے والی چیز ہے جب تک وہ کسی وجود سے ٹکرا کر اس کی ہیئت کو آنکھوں تک نہ پہنچائے اگر آپ کے سامنے سے روشنی ٹکرا ٹکرا کر مختلف وجودوں کا عکس آپ کی آنکھوں تک نہیں پہنچاتی اس وقت تک روشنی بظاہر روشنی ہونے کے باوجود آپ کے لئے روشنی نہیں ہے۔ اسی لئے خدانما وجودوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی لئے خدا کو کائنات کے آئینہ میں دیکھنا پڑتا ہے کیونکہ وہ سب روشنیوں سے لطیف تر روشنی ہے اور براہ راست اس کا دیدار ممکن ہی نہیں ہے۔

پس اس پہلو سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم خدانما وجود بنے تو ہم نے خدا کو دیکھا۔ آپ ایسے خدانما بنے اور آپ پر خدا اس طرح جلوہ گر ہوا کہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں خدا دکھائی دینے لگا۔ قرآن کریم کو اگر غور سے پڑھیں اور دل لگا کر اس کا مطالعہ کریں تو سب سے زیادہ گہرا اثر کرنے والا قرآن کریم کا وہ حصہ ہے جو خدا کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلووں پر گفتگو کرتا ہے۔ مختلف رنگ میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان کی جاتی ہیں کبھی براہ راست اور کبھی کائنات کے حوالے سے بیان کی جاتی ہیں کبھی خود انسان کے اپنے نفس کے حوالے سے بیان کی جاتی ہیں اور ہر جگہ آپ یہ دیکھیں گے کہ براہ راست خدا دکھائی نہیں دیتا۔ مگر جب اس کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں تو خدا دکھائی دیتا ہے پس اس پہلو سے جب کہا جاتا ہے کہ

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل

تو ایک مذہبی جماعت کے لئے سب سے اہم مشن یہ بن جاتا ہے کہ خیالی صنم کو حقیقی صنم میں تبدیل کیا جائے۔ وہ صنم دنیا کو تب دکھائی دے گا جب آپ کی ذات میں اس کے جلوے ظاہر ہوں۔ اور خدا جس ذات میں جلوہ گر ہو اس کو پھر اشاروں کے ذریعہ دکھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ خود اپنی صفات میں ایسا روشن ہے کہ جس ذات میں وہ چمکتا ہے اس ذات کے حوالے سے خدا دنیا کو دکھائی دینے لگ جاتا ہے اور اس کا معنی ہے خدانما ہونا۔ مگر خدانما بننے سے پہلے خود خدا کو اپنی ذات میں جلوہ گر کرنا ضروری ہے اپنے اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ غیروں کی برائیوں کی تلاش میں رہیں اور یہ دعوے کریں کہ غیروں کی برائیاں ہم دور کریں گے اور اپنی برائیوں کی تلاش سے آنکھیں بند کرلیں اور اگر کوئی توجہ بھی دلائے تو آپ کو غصہ محسوس ہو اس طرح تو خدا کو اپنی ذات میں جلوہ گر کرنا آپ کے لئے ممکن نہیں ہے۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ ۱۷ تا ۲۰)

"نظام جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے وہ ایدی جن سے خدا نے تخلیق کی ہے۔ جن معنوں میں بھی وہ ہاتھ کہلاتے ہیں ان معنوں میں جو نظام جماعت ہے وہ ان کے ہاتھوں کی طاقت اور صناعی کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی ہاتھوں سے (امام) بنایا جاتا ہے۔ (۔) جو براہ راست اللہ کے ہاتھوں سے بنتا ہے اور آگے پھر جو نظام جاری ہوتا ہے وہ خدا کے ہاتھوں کی نمائندگی میں جاری ہوتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثانی نے مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء میں تحریک فرمائی تھی کہ عشاق احمدیت قادیان کی جگہوں کو آباد کرنے کے لئے اپنے تئیں پیش کریں۔ حضور کی اس آواز پر لبیک کہنے والوں کا ایک خوش نصیب قافلہ شروع مئی ۱۹۴۸ء میں صبح ۸ بجے لاہور سے روانہ ہوا حضرت سیدنا امام جماعت الثانی نے افراد قافلہ کو شرف مصافحہ بخشا اور اجتماعی دعا کے ساتھ الوداع کہا۔ اس قافلہ میں بارہ رفیق بھی تھے۔ جن میں حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب (امیر قافلہ) اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جیسے قدیم اور ممتاز رفقا بھی شامل تھے یہ قافلہ ٹرکوں کے ذریعے قادیان پہنچا ملٹری چوکی کے افسروں نے قریباً پون گھنٹہ میں آنے والوں کی اسم وار فہرست تیار کی جس کے بعد یہ قافلہ مجسٹریٹ صاحب، ملٹری پولیس کی کافی تعداد چند سائیکل سواروں اور دو ایک شہسواروں کے جھرمٹ میں دارالشکر سے ہوتے اور فروٹ فارم، اسٹیشن، کوٹھی حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال سے گزرتے ہوئے دارالانوار کی بڑی سڑک سے داخل شہر ہوا۔ اور مولوی عبدالمغنی خان صاحب اور نیک محمد خان صاحب غزنوی کے مکان کے پاس جا کر رکا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس قافلہ کی آمد کے موقعہ پر ۵ مئی ۱۹۴۸ء کو مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ کے نام ایک خصوصی مکتوب لکھا جس میں نصیحت فرمائی کہ "جملہ درویشوں کو میری طرف سے بعد سلام یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ ان بزرگوں کی آمد کو ایک خدائی نعمت سمجھتے ہوئے ان کی صحبت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور ان کے علم و عمل کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ رفقا کا مقدس گروہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم انہیں اپنے آپ کو ان کی صحبت سے محروم کرتے ہوئے آپ کے پاس بھجوا رہے ہیں۔ پس اس نعمت کی قدر کریں۔ اور دعاؤں اور نوافل پر پہلے سے بھی زیادہ زور دیں۔ اور باہم اتحاد اور تعاون اور بزرگوں کے ادب کا وہ نمونہ قائم کریں جو دین حق آپ سے چاہتا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا پیارا مرکز ہمیں کب واپس ملے گا۔ مگر جب تک ہمیں وہ واپس نہیں ملتا ان بزرگوں کا وجود اور ان کے ساتھ آپ جیسے مخلص اور جان نثار درویشوں کا وجود اس شمع کا حکم رکھتا ہے جو ایک وسیع اور تاریک میدان میں اکیلی اور تن تنہا روشن ہو کر دیکھنے والوں کے لئے نور ہدایت کا کام دیتی ہے۔ اگر آپ خلوص نیت اور سچی محبت اور پاک جذبہ خدمت کے ساتھ قادیان میں ٹھہریں گے اور اپنے آپ کو احمدیت کا اعلیٰ نمونہ بنائیں گے تو نہ صرف خدا کے حضور میں آپ کی یہ خدمت دیکھی جائے گی۔ بلکہ آنے والی نسلیں بھی آپ کے اس نمونہ کو فخر کی نظر سے دیکھیں گی۔

یہ قافلہ مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل تھا۔

۱۔ میاں محمد دین صاحب واصلباقی (والد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب)
۲۔ بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی۔
۳۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔
۴۔ بابا شیر محمد صاحب۔
۵۔ چوہدری سلطان احمد صاحب۔
۶۔ میاں خیردین صاحب۔
۷۔ حسن دین صاحب۔
۸۔ چوہدری فیض احمد صاحب۔
۹۔ مرزا محمود احمد بیگ صاحب۔
۱۰۔ بابا نور محمد صاحب باورچی۔
۱۱۔ صدیق احمد صاحب پسر نور محمد صاحب دکاندار۔
۱۲۔ محمد ابراھیم صاحب ٹیلر۔
۱۳۔ نور محمد صاحب دکاندار۔
۱۴۔ ڈاکٹر عطردین صاحب۔
۱۵۔ حافظ عبدالعزیز صاحب ننگلی۔
۱۶۔ محمد دین صاحب تہالوی۔
۱۷۔ حافظ صدرالدین صاحب۔
۱۸۔ باباجان محمد صاحب۔
۱۹۔ فضل احمد صاحب۔
۲۰۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب۔ (برادر مولوی تاج الدین صاحب فاضل)
۲۱۔ چوہدری شکرالدین صاحب۔
۲۲۔ مولوی غلام محمد صاحب۔
۲۳۔ بابا عطا محمد صاحب۔
۲۴۔ بابا فضل محمد صاحب۔
۲۵۔ شیخ محمد یعقوب صاحب۔
۲۶۔ شیخ غلام جیلانی صاحب۔
۲۷۔ چوہدری صدرالدین صاحب گجراتی۔
۲۸۔ بابا اللہ دتا صاحب دوالمیال۔
۲۹۔ بابا کرم الٰہی صاحب۔
۳۰۔ خواجہ ضیاء الحق صاحب۔
۳۱۔ عبداللہ خان صاحب۔
۳۲۔ مولوی اللہ دین صاحب۔
۳۳۔ سید محمد شریف صاحب۔
۳۴۔ پی۔ محمد کٹی (محمد احمد نعیم)

خدا تعالیٰ اور خدا کے نیک بندے کسی سے خود فوراً قطع تعلق نہیں کرتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

نیکی اور بدی

خیراور شرانسان کے ساتھ لگاہوا ہے۔ یہ اس کے وجود کا حصہ ہے۔ اگر یہ کہیں کہ اسی خمیر سے اٹھا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ شر کا پہلا اظہار شاید اس وقت ہوا جب ابلیس نے آدمی کو بہکا کر وہ فعل کروایا جس سے اسے منع کیا گیا تھا۔ روز اول سے اہل دانش اپنی اپنی استعدادوں اور حالات کے مطابق سوچتے آرہے ہیں کہ خیر دراصل کیا ہے اور شر کیا۔ آیا کوئی شئے فی الحقیقت شر ہوتی بھی ہے یا خیر یا اس کا استعمال ہی اسے یہ لبادہ پہناتا ہے۔ کیا انسان کے اندر کوئی ایسا جذبہ یا شعور ہے جو اسے بتادے کہ یہ امر خیر ہے اور یہ امر شر۔ اگر کسی بچہ کو تنہائی میں رکھا جائے اور اسے اردگرد کے ماحول سے کلیتا علیحدہ کردیا جائے تو کیا وہ اپنی خوراک میں سے جب اسے شدید بھوک بھی لگی ہو دوسرے بچے کو جو بھوک سے ہلکان ہو رہا ہو کچھ دے دے گا۔ کیا وہ پہچان سکے گا کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا۔

کہا جاتا ہے کہ اکبر بادشاہ نے تجربہ کے طور پر چند بچوں کو پیدائش کے فوراً بعد بالکل تنہا کردیا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے سماعت اور گویائی سے محروم عورتیں مقرر کردیں کہ دیکھئے کہ بڑے ہو کر وہ کیا زبان بولتے ہیں تو تمام بچے بہرے اور گونگے رہ گئے۔

کیا نیکی لازمی طور پر بدی کا الٹ ہوتی ہے۔ اگر ایک چیز اچھی نہیں تو کیا وہ لازمی طور پر بد ہوگی۔ کیا زندگی ایک سمت میں منفی درمیان میں نیوٹرل اور دوسری جانب مثبت ہوتی ہے۔ کیا زمانہ اور حالات کے ساتھ نیکی اور بدی کی تعریف بدلتی رہتی ہے۔ کیا بعض ابدی حقیقتیں ہوتی ہیں جن پر حوادث زمانہ اثر انداز نہیں ہوتے۔ کیا جان لینا ہر صورت میں ناجائز ہے یا بعض حالات میں مباح ہے اور اس کے فیصلہ کا حق کسے حاصل ہے۔ یہ حق ہر ایک انسان کو حاصل ہے یا سوسائٹی کو یا پھر کسی ماوراء طاقت کو۔ اگر ایک امر کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو کہ آیا یہ گناہ ہے یا نیکی تو اس صورت میں انسان کس بات پر عمل کرے کیا ضمیر پر فیصلہ چھوڑدے یا احتیاط کا پہلو اختیار کرے۔

غرض دنیا میں مختلف مذاہب اور تہذیب رکھنے والے لوگ پائے جاتے ہیں یہ عام دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک بات یا فعل جسے ایک سوسائٹی کے لوگ بدی یا گناہ سمجھتے ہیں اسی کو دوسرے ملک یا تہذیب کے لوگ برا نہیں سمجھتے بلکہ یہ ان کی زندگی کا ایک جزو ہوتا ہے۔ شراب کو ہی لے لیں یورپین اقوام اسے برا نہیں سمجھتیں بلکہ یہ ان کے روزمرہ کے معمول میں سے ہے بلکہ مذہبی رسومات کا حصہ ہے جبکہ اسلامی معاشرہ میں اسے نہ صرف برا سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے حرام قرار دیتا ہے۔ ہندوؤں اور عیسائی معاشرہ میں بدی کا تصور اور ہے۔ سکھ جھٹکا کھانا پسند کرتے ہیں اور مسلمان اسے حرام سمجھتے ہیں۔ پھر یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر انسان کیوں یورپین اقوام اور سوسائٹی کی بات قبول نہ کرے اور مسلمان سوسائٹی کا طرز زندگی اپنائے عیسائی اپنی تہذیب کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے ایک مسلمان مہمان کو شراب کا جام پیش کرے تو وہ اسے اپنی ہتک سمجھے گا۔ اگر کہا جائے کہ جس چیز یا فعل کو مذہب نیکی قرار دے اسے نیکی تصور کیا جائے اور جس سے مذہب منع کرے اسے ترک کردیا جائے تو یہاں بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ کس مذہب کی بات کی جائے۔ ایک مذہب ایک چیز یا فعل کو نیکی قرار دیتا ہے تو دوسرا اسے بدی سمجھتا ہے۔ سئور مسلمان کے لئے حرام عیسائی کے لئے مباح۔ جھٹکا سکھ کے لئے حلال مسلمان کے لئے حرام۔ گائے کا گوشت مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا پسندیدہ گوشت ہے اور ہندوؤں کے لئے وہ متبرک جانور اور گئو ماتا۔ اس لئے مذہب کی بناء پر بھی ہمیں نیکی اور بدی کا حقیقی علم نہیں ہو سکتا پھر بغیر حکمت بتائے اگر کوئی شریعت کسی چیز کو گناہ قرار دیتی ہے تو یہ فعل کیا ہوگا؟ اور اگر وہ اس کی حکمت بتا کر کسی چیز کو مباح اور کسی سے منع کرتا ہے تو پھر اس کی پسندیدگی اور قباحت کو حکمت کی طرف منسوب کرنا پڑے گا نہ کہ شریعت کی طرف؟

کیا نیکی اور بدی کی تمیز کے لئے یہ اصول تسلیم کرلیا جائے کہ جسے اکثریت ٹھیک کہے وہ اچھا ہے اور جسے برا سمجھے وہ برا ہے مگر اس میں یہ قباحت ہے کہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثریت ایک وقت میں ایک فیصلہ سناتی ہے اور وقت گذرنے پر اس کے بالکل برعکس فیصلہ کردیتی ہے۔

اگر کوئی یہ دلیل دے کہ جس بات سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے وہ ٹھیک ہے۔ اس دلیل میں نقص یہ ہے کہ ایک بڑا اور زیادہ آبادی والا ملک مثلاً ہندوستان اپنے سے کم آبادی والے ملک کو لوٹنا چاہے تو کیا یہ جائز ہو جائے گا اور اگر کہو کہ جسے فطرت نیکی قرار دے اسے نیکی تسلیم کرلیا جائے تو بعض دفعہ فطرت برے ماحول کی وجہ سے مسخ ہوجاتی ہے۔

اگر غور کیا جائے تو دراصل گناہ اپنی ذات میں کوئی شئے نہیں بلکہ خداداد قوتوں کے افراط اور تفریط کا نام ہے۔ اسراف کیا ہے یہ صدقہ کی زیادتی کا نام ہے اور تفریط مال کی حفاظت میں شدت پکڑنے کو کہیں گے۔ زنار جولیت کے بے موقع استعمال کا نام ہے اور رہبانیت اس کے عدم استعمال کا۔ دراصل انسان کی پیدائش فطرت صحیحہ پر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے احسن تقویم کی صورت پر پیدا کیا ہے برائی باہر سے آتی ہے۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت ابراہیم کو جو دعا سکھائی اس میں ارنا مناسکنا کہا مناسک نہیں آیا کیونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق نیکی کی اہمیت بھی بدلتی رہتی ہے کسی زمانہ میں تلوار کا جہاد سب سے بڑی نیکی تھی آج قلم اور نفس کا جہاد زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی سوال کرنے والے کی کمزوری کو بھانپتے ہوئے مختلف لوگوں کو مختلف نیکیاں کرنے کا ارشاد فرمایا کرتے۔ جب پوچھا گیا کہ سب سے بڑی نیکی ہے تو آپ نے کسی کو نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ کسی کو تہجد پڑھنے کا ارشاد ہوا کسی کو فرمایا کہ جہاد سب سے بڑی نیکی ہے اور کسی کو ماں باپ کی خدمت کو ہی نیکی کا کمال بتایا۔ غرض نیکی وہی ہے جو مناسب حال ہو۔

پھر ہدایت ملی کہ گھر میں دیوار پھلانگ کر داخل نہ ہو ایک انسان کہہ سکتا ہے کہ میرا گھر ہے مجھے حق ہے کہ جس طرح چاہے اس میں داخل ہو جاؤں اگر جہاں تک گھر کے اندر داخل ہونے کا تعلق ہے انسان خواہ دروازے سے داخل ہو یا دیوار پھلانگ کر آئے داخل دونوں طرح سے ہو جائے گا مگر یہاں یہ نکتہ سکھایا گیا ہے کہ نیکی وہی ہے جس کے لئے صحیح اور مناسب طریقہ استعمال کیا جائے۔ چوری کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ بھی دوسرے طریقوں کی طرح مال حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس طرح تجارت یا ملازمت ذریعہ ہیں۔ چور بھی بڑی محنت کرکے شاید دوسرے سے زیادہ رسک لیکر مال حاصل کرتا ہے مگر چوری کیوں گناہ تصور ہوتی ہے اور رہے۔ اس لئے کہ جو طریق مال حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے اس سے دوسرے شخص پر ظلم ہوتا ہے اس کے حق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے اور اس کی مرضی کے خلاف اس کا مال حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ترک شر اور چیز ہے اور نیکی اور چیز ہے۔ دونوں کو آپس میں گڈمڈ نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کوئی چوری نہیں کرتا۔ خیانت نہیں کرتا دیگر بدعادتوں میں مبتلا نہیں تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نیک ہے زیادہ سے زیادہ یہ فتویٰ لگا سکتے ہیں کہ اس نے ترک شر کیا ہے خواہ وہ عدم قدرت سے ہو یا دانستہ اس ترک شر سے زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ وہ بدمعاشوں کے طبقہ سے خارج ہو جائے گا اور بس۔ نیکی ایک مثبت عمل ہے جس کے نتیجہ میں انسان انعام کا حق دار بنتا ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دل کا بھی ایک گناہ ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ ارادہ کرکے گھر سے نکلے کہ وہ فلاں شخص کو قتل کردے گا یا چوری کرنے کا مصمم ارادہ باندھ لے مگر کسی دشواری یا روک پڑ جانے پر وہ اس پر عمل نہ کرسکے تو گو قانون کی نظر میں وہ مجرم نہیں مگر خدا کی نظر میں وہ مجرم تصور ہوگا۔ کسی بھی بدی کو معمولی نہ سمجھنا چاہئے ورنہ انسان مزید بدیوں کی طرف کھنچتا چلا جائے گا یہی حال نیکیوں کا ہے۔ نیز بدی کا عمل صرف ذات تک محدود نہیں رہتا اس سے اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹوٹنے پھر انسانوں سے تعلقات کا بگاڑ شروع ہو جاتا ہے۔ یہی حال نیکیوں کا ہے ان سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوتا ہے اور وہ حقوق العباد پورے زور سے ادا کرنے کی طاقت پکڑتا چلا جاتا ہے اور اس کا وجود انسانوں کے لئے رحمت بن کر ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو شخص انسانوں کے حقوق ادا نہ کرتے ہوئے نیکی کا دعویٰ کرتا ہے یا اپنے آپ کو نیک ہی سمجھتا ہے وہ جھوٹا ہے۔

پس نیکی کیا ہے نیکی تخلقوا باخلاق اللہ کا ہی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو اپنانا ہی نیکی ہے اور ان نیکیوں کا برمحل استعمال نیکیوں کا کمال ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی تعریف نیکی کی جائے وہ غلط یا محدود بالوقت اور زبان ہوگی یا پھر مخصوص سوسائٹیوں اور طبقات تک محدود رہے گی آفاقی نہ ہوگی۔ اور بدی ہر وہ چیز ہوگی جو صفات الٰہیہ کے مخالف ہو۔ ہر وہ چیز جس سے دوسروں کے حقوق غصب ہوتے ہوں۔ ہر وہ چیز جس سے دوسروں پر ظلم ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ایک ایسا عمل کرتا ہے جو بذات خود اچھا ہے مگر موقع کے لحاظ سے نہ ہو تو وہ نیکی میں شمار نہ ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص ڈوب رہا ہو اور دوسرا نماز شروع کردے تو وہ نماز ویل للمصلین میں شمار ہوگی۔ اگر ایک شخص اس حالت میں حج پر چلا جاتا ہے کہ اس کا پڑوسی بھوک سے دوچار ہے تو اس کا حج قبول نہ ہوگا ہر عمل کا موقع محل پر استعمال اسے نیک یا بد بنا دیتا ہے۔ سنکھیا مقدار سے زیادہ کھا لیا جائے تو ہلاکت کا موجب ہوگا اور اگر ہومیو پیتھک مقدار میں استعمال کیا جائے تو شفا بخشتا ہے۔

پس جس طرح اللہ رب العالمین ہے۔ اسی کے رنگ میں تمام عالم کی بلاتمیز رنگ و نسل، عقیدہ و مذہب، ربوبیت کرو، رحمان بنو، رحیم بنو، ستار بنو اور لوگوں کے عیب فاش کرنے کی بجائے عیب پوشی کرو۔ غرض تمام صفات الٰہیہ کے مظہر بنو۔ یہ بھی نیکی ہے اور جو عمل خدا کی صفات سے دور لے جائے وہ عیب اور گناہ ہے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل : تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

Perils of permanence

IT is almost an unequivocal assessment by the veteran observers of the Pakistani politics and politicians that since the inception of Pakistan, the best functional government that ever existed is that of Moeen Qureshi. Things are happening; and they are happening quickly. The confidence and sincerity demonstrated by Moeen Qureshi is infectious.

What is making them tick? No minister has yet asked for a million to dish out contracts. Surprised? Clearly because they are not permanent. They do not have to dish out favours; they do not have to receive any thing in return, votes included.

This brings an interesting inquiry: Why haven't the elected governments worked? It is because of a basic flaw in human concept.

Human beings forget how transient their existence is. Power corrupts and absolute power corrupts absolutely, is an old dictum but it deserves repeating as oft as possible. Humans have short memories; they easily forget the temporariness of their existence once they come to realise that they can, in their own meagre way, change destinies. Unfortunately, the strongest of the strong, the bravest of the brave, the mightiest of the mighty, all meet the same end.

Bernard Shaw wrote eloquently about man's plight of facing death: "What he saw was that his origin, his growth, his hopes and fears, his loves and his beliefs are the outcome of accidental collocations of atoms; that no fire, no heroism, no intensity of thought can preserve an individual life beyond the grave; that all the labours of ages, all the devotion, all the inspiration, all the noonday brightness of human geniuses, are destined to extinction in the vast death of the solar system." Such is the irony of human life and such is the dilemma of man's survival attitude.

The point is that the only thing that is permanent in this Universe is our non-permanence. Nothing will last forever; not even the matter created at the Big Bang. It shall all return to its Creator.

Whether governments last for 3 months or 3 years or even 11 years (as the longest government in Pakistan lasted), they are always temporary. Given the magnitude of time itself, these periods are humble minuscule. Those who have read philosophy, those who believe in religion, those who are aware of the medical realities, those who have seen passing of souls, those who think, they must all agree with this argument; we shall all perish. The sense of temporariness should make us humble; we should make our best efforts to make this a better place to live for others, a fact that we should appreciate if we are to survive as a race or even as a species.

It is a pity that after a few weeks we will again face a government which might soon begin believing that they are here to stay till doomsday; they will then be bent on destroying us all because it is through this indiscriminate destruction that they will find a solace in their insatiable desire for permanence.

How do we break this cycle? There is a simple solution but not very palatable to many. By constitution, prohibit re-election to prime ministership or reappointment to ministerial posts (regardless of the length of tenure); let them all sit out for at least one term of the government. This will have two benefits. First, it will force political parties to develop more leaders instead of dynasties and secondly it will make them realise that there is much more to life without being in the driving seat.

That's what the US Constitution did when it restricted that the President cannot be elected for more than two terms; this was aimed at preventing seeding of dynasties. Every two years, half of the Congress gets re-elected; Senators every four years, though with no limit on the number of terms. We are not even ready for that yet.

We should also disqualify for elections those who have been groomed to be feudal lords. How about disallowing all those who own or have ever owned any piece of agriculture land. Time to think and reflect quickly because we only got so little of it left.

We should also make it mandatory for all aspirants of government leadership to memorise our National Anthem and Nazir Akbarabadi's *Banjara* in toto.

DR SARFARAZ KHAN NIAZI
Karachi

DAWN FRIDAY, AUGUST 27, 1993

ڈان

۲۷- اگست ۱۹۹۳ء

اخبار ڈان میں ڈاکٹر سرفراز خان نیازی (کراچی) ۲۷/اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کثیر الوقتی کے خطرات کے متعلق کہتے ہیں۔ (کثیر الوقتی کو ہمیشگی بھی کہا جا سکتا ہے) وہ کہتے ہیں کہ پاکستانی سیاست اور سیاست دانوں پر نگاہ رکھنے والوں کا یہ متفقہ اندازہ ہے کہ جب سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے سب سے بہتر عملی حکومت معین قریشی کی ہے۔ کام ہو رہے ہیں اور جلد جلد ہو رہے ہیں۔ جو اعتماد اور خلوص معین قریشی نے دکھایا ہے وہ دوسروں میں بھی سرایت کر رہا ہے۔

وہ کیا بات ہے جو دوسروں کے دلوں میں دھڑکن پیدا کرتی ہے کسی وزیر نے اب تک نہیں پوچھا کہ وہ لاکھوں کا ٹھیکہ دینا چاہتا ہے آپ اس بات سے حیران ہوں گئے یہ بات واضح ہے ایسا اس لئے ہوا ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ وہ مستقل نہیں ہیں۔ انہیں اس بات کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ لوگوں کو اپنے حامی بنائیں اور نہ انہوں نے اس کے بدلے میں کچھ لینا ہے۔ کچھ نہ لینے میں ووٹ بھی شامل ہیں۔

اس سے ایک دلچسپ تحقیق سامنے آتی ہے۔ مختلف حکومتیں کیوں صحیح طور پر کام نہیں کر سکیں اس لئے کہ انسانی نظریہ میں بنیادی طور پر ایک خامی موجود ہے۔

انسان اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ان کا اقتدار کتنے تھوڑے عرصے کے لئے ہے۔ وہ کتنے تھوڑے عرصے کے لئے موجود ہیں طاقت غلط راستے پر چل پڑتی ہے اور پوری طاقت پوری طرح غلط راستے پر چل پڑتی ہے۔ یہ ایک پرانی کہاوت ہے جسے بار بار دہرانے کی ضرورت ہے جتنی بار بھی ممکن ہو اس کو دوہرایا جانا چاہئے۔ انسانوں کی یادداشت بہت کم ہوتی ہے اور وہ جلد ہی یہ بات بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کم عرصے کے لئے رہنا ہے جب وہ اس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ اپنے چھوٹے سے طریق پر وہ تقدیریں بدلنے لگتے ہیں۔ بدقسمتی کی بات تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ طاقتور انسان سب سے زیادہ بہادر انسان سب سے زیادہ قوت رکھنے والا طاقتور انسان۔ ان سب کے ساتھ ایک جیسی بات ہوتی ہے یعنی ایک جیسا عمل کرتے ہیں اور ایک جیسا انجام ہوتا ہے۔

برنارڈ شا نے نہایت واضح طور پر یہ بات انسان کی کیفیت کے متعلق کہی تھی کہ جب وہ موت کا سامنا کرتا ہے تو جو وہ دیکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی ابتدا اس کا پلنا بڑھنا اس کی امیدیں اور اس کے خوف اس کی محبت اور اس کے عقائد یہ سب کے سب اتفاقی طور پر اسے ملتے ہیں کوئی آگ ایسی نہیں ہے کوئی ہیروازم ایسا نہیں ہے کوئی خیال کی گہرائی ایسی نہیں ہے جو کسی فرد کو قبر سے دور رکھ سکے۔ تمام زمانے میں جو کچھ کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی لگن جس کا اظہار ہوا ہے ہر قسم کے جذبات جو سامنے آئے ہیں اور ہر قسم کی روز روشن کی روشنی میں جس کا تعلق انسان کی ذہانت سے ہے سب ایسی چیزیں ہیں جو آفتابی سسٹم کی موت میں ختم ہو جاتی ہیں یہ ہے انسان زندگی کا عجب اور یہ ہے اس کے زندہ رہنے کے ذریعے کی مشکل۔

بات یہ ہے کہ ایک ہی چیز جو اس کائنات میں قائم رہنے والی ہے۔ وہ ہمارا قائم نہ رہنا ہے کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ باقی رہے۔ حتیٰ کہ بگ بینگ سے جو مادہ پیدا ہوا تھا وہ بھی۔ یہ تمام چیزیں اپنے خالق کی طرف لوٹ جائیں گی۔ حکومتیں چاہے تین ماہ کے لئے رہیں یا تین سال کے لئے یا گیارہ سال کے لئے جیسا کہ پاکستان میں سب سے زیادہ حکومتی دور رہا ہے۔ یہ ہمیشہ عارضی ہی ہوتی ہے۔ وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ عہد یعنی دور کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ جنہوں نے فلسفہ پڑھا ہوا ہے، جو مذہب میں اعتقاد رکھتے ہیں جو طبی حقائق سے واقف ہیں جنہوں نے روحوں کو منتقل ہوتے دیکھا ہے۔ جو غور کرتے ہیں ان سب کو اس بات پر اتفاق کرنا چاہئے کہ ہم سب فنا ہو جائیں گے۔ عارضی ہونے کا احساس ایک ایسی چیز ہے جس سے ہمیں عجز وانکسار حاصل کرنا چاہئے ہمیں چاہئے کہ ہم انتہائی کوشش کر کے دنیا کو ایک بہتر طریق پر رہنے کی جگہ بنا دیں جو ایک ایسی حقیقت ہے کہ اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اس کی داد دینی چاہئے۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ چند ہفتوں کے بعد ہمیں پھر ایک ایسی حکومت کا سامنا کرنا پڑے گا جو جلد ہی یہ سمجھنے لگے گی کہ وہ قیامت کے دن تک اقتدار میں رہے گی اور اس لئے وہ ہم سب کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہو جائے گی۔ یہ تباہی اور بربادی جو بلا امتیاز کی جائے گی۔ اس سے ان کے مستقل رہنے کی خواہش کی تسکین ہو گی۔ ہم اس دور کو کس طرح ختم کریں اس کا ایک بڑا عام ساحل ہے لیکن یہ حل بہت سے لوگوں کے لئے ناگوار ہے کنسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے چاہئے یہ کہ کوئی شخص دوبارہ وزیر اعظم نہ بن سکے یا کسی کی دوبارہ وزارت پر تقرری نہ کی جا سکے چاہے عرصہ کتنا ہی کیوں نہ ہو۔ ان سب کو صرف ایک ٹرم کے لئے حکومت میں آنا چاہئے اس کے دو فائدے ہوں گے۔ پہلا یہ کہ یہ سیاسی جماعتوں کو زیادہ لیڈر سامنے لانے پر مائل کرے گا۔ بجائے اس کے کہ خاندانی طور پر ایک ہی خاندان کی لیڈر شب چلتی رہے اور دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ یہ انہیں احساس دلائے گا کہ زندگی میں اور بھی بہت سے کام ہیں صرف ڈرائیونگ سیٹ ہی میں نہیں بیٹھنا۔

یہی وہ بات ہے جو امریکہ کی کنسٹی ٹیوشن نے کی تھی جب اس بات پر پابندی لگائی گئی کہ کوئی پریذیڈنٹ دو دفعہ سے زیادہ پریذیڈنٹ نہیں بن سکے گا۔ اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ خاندانوں کو اقتدار نہ سونپا جائے۔ ہر دو سال کے بعد کانگریس کے اراکین کی نصف تعداد دوبارہ انتخاب میں آتی ہے۔ سینیٹر ہر چار سال کے بعد اگرچہ ان کے لئے ٹرم کی تعداد مقرر نہیں ہے ہم اس بات کے لئے بھی ابھی تیار نہیں ہیں ہمیں چاہئے کہ جن لوگوں کی فیوڈل لارڈ بننے کی تربیت ہو چکی ہے انہیں حکومت میں نہ آنے دیا جائے۔ آپ کیا کہیں گے اگر ایسے لوگوں کو حکومت میں نہ آنے دیا جائے جن کے پاس کوئی زمین کا ٹکڑا ہے یا تھا وقت آگیا ہے کہ ان باتوں پر غور کیا جائے۔ اور جلد غور کیا جائے کیونکہ اب بہت کم وقت رہ گیا ہے۔

ہمیں ان تمام لوگوں کے لئے جو حکومت میں آکر لیڈر شب کی خواہش رکھتے ہیں یہ لازمی قرار دینا چاہئے کہ وہ ہمارے قومی ترانے کو اور نظیر اکبر آبادی کی نظم بنجارہ کو مکمل طور پر زبانی یاد کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

ایک عجیب واقعہ

کینیا میں ۱۹۵۲ء میں جب ماؤ ماؤ تحریک کا زور تھا۔ تو ان دنوں میں نیروبی میں مقیم تھا۔ یہ تحریک انگریزی حکومت کے خلاف تھی۔ پرائیویٹ سکولوں میں حکومت کے خلاف طلبہ کو اکسایا جاتا تھا اور قومی ترانے بچوں کو زبانی یاد کرائے جاتے تھے۔ جن میں نو آبادیاتی حکومت کو ملک سے نکال باہر کرنے کی تحریک کی جاتی تھی۔

اس تحریک کو کچلنے کے لئے حکومت کینیا آزاد تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیتی تھی۔ انہی ایام میں دو اساتذہ کو سکول سے گرفتار کر کے سرسری مقدمہ کے بعد سزائے موت سنا دی گئی۔

حسن اتفاق سے ایک احمدی ایڈووکیٹ کو بھی ان کے بعض مخالفین نے عداوت کی بناء پر قید کی سزا دلوا دی۔ ایک اور اچھا اتفاق یہ ہوا کہ احمدی ایڈووکیٹ کو ان دونوں اساتذہ کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رکھا گیا۔ یہ دونوں اساتذہ عیسائی تھے۔ ایک کا نام یوسف وررو کانجا (Y. Waruru Kanja) تھا۔ اس کا تعلق کیکویو قبیلہ سے تھا۔ دوسرے کا نام (Norman Ntheinge) تھا۔ اس کا تعلق کامبا قبیلہ سے تھا۔

احمدی ایڈووکیٹ کا نام جناب شیخ منظور احمد صاحب تھا۔ ان کے والد حضرت شیخ صالح محمد صاحب لمبے عرصہ تک ممباسہ جماعت کے صدر رہے۔ بعد میں یہ سارا خاندان بلیک برن (انگلستان) میں ایک رہائشی مکان خرید کر وہیں آباد ہو گیا۔

شیخ منظور احمد صاحب قید سے پہلے عام احمدی نوجوان کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انگریزی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ ممباسہ شہر میں ذاتی پریکٹس کرتے تھے۔ بعد میں انہوں نے کینیا کے ایک اور خوبصورت شہر ایلڈوریٹ میں اپنا دفتر بنا لیا۔ اور کامیابی سے کام چلاتے رہے۔ وہیں کے بعض لوگوں نے عناد کی وجہ سے انہیں قید کروا دیا۔ اور وہ نیروبی کے قریب ایک جیل میں بھیج دیئے گئے۔

قید کے بعد شیخ منظور احمد صاحب کی زندگی میں حقیقی روحانی انقلاب آ گیا۔ ساری ساری رات عبادت اور دعاؤں میں گزارنے لگے۔ دن کو بھی ذکر الٰہی اور عبادات کا سلسلہ جاری رکھتے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہتے۔ داڑھی بڑھا لی اور چہرے پر روحانیت کے آثار پیدا ہوتے گئے۔

ان کی عبادت و ریاضت کی زندگی سے یہ دونوں عیسائی اساتذہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے شیخ منظور صاحب سے دعا کی درخواست کی۔ شیخ صاحب ایڈووکیٹ تو تھے ہی۔ انہوں نے نہایت عمدہ رنگ میں انہیں سچے مذہب کی طرف رجوع کرنے پر آمادہ کر لیا اور ان سے کہا کہ اگر تم دونوں میرے ساتھ مل کر دعا کیا کرو۔ تو امید ہے کہ خداوند کریم تمہیں پھانسی کی موت سے نجات دے دے گا۔ ساتھ ہی جناب شیخ صاحب نے ان دونوں سے گورنر کینیا کی خدمت میں رحم کی درخواست بھجوا دی۔

دعاؤں اور عبادات میں دن گذرتے گئے۔ آخر ایک دن ان دونوں اساتذہ کو پھانسی کی سزا سے نجات دیئے جانے کی خوشخبری محکمہ جیل کی طرف سے مل گئی۔ یہ عظیم الشان معجزہ دیکھنے کے بعد یوسف کانجا مسلمان ہو گئے۔ مسٹر نارمن جو زیادہ مذہبی طبیعت کے آدمی تھے احمدی جماعت میں شامل ہو گئے۔ ان کا نام نعمان رکھا گیا۔

چند دنوں کے بعد شیخ منظور احمد صاحب سمیت سب کی عملاً رہائی ہو گئی مسٹر نعمان جماعت احمدیہ کے زیر انتظام دینی معلم بن گئے۔ مسٹر یوسف کانجا سیاست میں داخل ہو گئے بہت جلد ملک آزاد ہو گیا۔ کیکویو قبیلہ کینیا میں بھاری اکثریت رکھتا ہے۔ وہ جلد ہی حکومت میں شامل کر لئے گئے۔ انہیں وزارت اطلاعات کا قلمدان پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ یقیناً اپنے بندوں کی اضطراری دعائیں سنتا اور انہیں سزاؤں سے نجات دلاتا ہے۔

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

کھیل جسمانی صحت کے لئے ایک لازمی مشغلہ ہے۔ جس طرح بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا مشکل ہے' اس طرح بغیر کھیل کے صحت کا بحال رکھنا محال ہے ایک انگریزی مقولے کے مطابق دماغ بھی اسی کا صحت مند ہوتا ہے جس کا جسم مضبوط اور توانا ہو۔

اگر جسم اور دماغ صحت مند نہ ہو تو زندگی بیکار ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کھیل ہماری زندگی کا اہم حصہ ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہی قومیں دنیا میں طاقتور شمار ہوتی ہیں جنہوں نے کھیل کود کو تعلیم کا اہم جزو بنایا ہے۔

زمانہ حال کی بڑی بڑی طاقتوں نے کھیل کو اتنی ہی اہمیت دی ہوئی ہے جتنی کہ تعلیم کو۔ اس کا واضح ثبوت عالمی اولمپک مقابلوں میں ان کے کھلاڑیوں کی شاندار فتح ہے۔

اگر ہم ایک زندہ قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی تعلیم کے ساتھ کھیل کود کے میدان کی رونق بڑھانا ہو گی کیونکہ کھیلوں کو صحیح طریقے سے کھیلنے اور منظم کرنے سے قوموں میں عظیم الشان انقلاب آیا ہے۔

کھیلوں کا صرف یہی فائدہ نہیں ہے کہ جسم تندرست و توانا رہتا ہے' بلکہ ان کے ذریعے نوجوان وہ تربیت حاصل کرتے ہیں جو آئندہ کے لئے مشعل راہ ہوتی ہے۔ تنظیم' اتحاد اور صبر و تحمل کا سبق ملتا ہے۔ خود اعتمادی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک مشترک نصب العین کی خاطر تگ و دو کرنا اور ذاتی مفاد کے خیال کو ترک کر کے ٹیم یا پارٹی کے مفاد کی خاطر جدوجہد کرنا' یہ وہ صفات ہیں جو خود غرضی کو ختم کرتی ہیں۔ یہی پارٹی یا ٹیم کے مفاد کا خیال اپنے محدود دائرے سے نکل کر انسان کے اندر حب الوطنی کا قابل قدر جذبہ پیدا کرتا ہے۔ نظم و ضبط' چستی و چالاکی یہ وہ خوبیاں ہیں جو کسی بھی قوم کی تعمیر میں ممد و معاون ہو سکتی ہیں۔

تفریح اور سکون کی تلاش انسانی طبیعت کا خاصہ ہے۔ کھیل دلچسپی اور تفریح کا سامان پیدا کرتا ہے۔ تمام دن سکول' کالج اور دوسری مصروفیتوں کے بعد دماغ شام کے وقت خوشگوار موسم میں اپنی تھکاوٹ' آسائش اور سکون میں تبدیل کر لیتا ہے۔ کھیل کا میدان ہمیں سکھاتا ہے کہ قائد کی اطاعت اور ساتھیوں کے ساتھ بے لوث تعاون کی کتنی اہمیت ہے۔ دوسروں کی راہنمائی کس طرح کی جاتی ہے۔ نیز کھیل کے میدان میں مساوات کا سبق ملتا ہے۔ یہاں امیر' غریب' چھوٹے بڑے یا گورے کالے کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ دو حریف جب ایک دوسرے کے مقابلے میں اترتے ہیں تو ہر ایک کے دل میں جیت کی امنگ اچھا کھیلنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس طرح تگ و دو کے جذبات جنم لیتے ہیں جو زندگی کے میدان میں ترقی کا سبب بنتے ہیں۔ کھیل کے میدان میں صحیح تربیت پانے والا نوجوان زندگی کے میدانِ کارزار میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ کھیل صرف جیتنے کے لئے نہیں بلکہ مضبوط عزم اور اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کرنے کے لئے کھیلے جاتے ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم کرنل نصیر الحق خان صاحب

16 5D بیدیاں روڈ لاہور سے لکھتے ہیں

یہ امر باعث مسرت ہے کہ محض خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو حکومت پاکستان کی طرف سے امسال یوم آزادی (۱۴/اگست ۹۳ء) کے موقعہ پر عسکری فرائض کی باحسن انجام دہی اور فرض شناسی کے اعتراف پر "تمغہ امتیاز ملٹری" کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ جس کا اعلان ۱۴۔ اگست کی تمام اخبارات اور پھر کل بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاع سے ہوا ہے۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ محض اپنے فضلوں سے اس اعزاز کو میرے علاوہ میرے اہل خانہ۔ خاندان اور ملک و قوم کے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔

مختصراً تحریر ہے کہ خاکسار فروری ۱۹۴۲ء میں قادیان سے کچھ فاصلہ پر واقعہ فیض اللہ چک میں پیدا ہوا۔ خاکسار فیض الحق خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے چھوٹے بھائی کرنل ظہیر الحق خان کا بیٹا اور مکرم احسان الحق خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کا چچازاد بھائی ہے۔ خاکسار کی اہلیہ ملک غلام فرید صاحب مفسر...... کی پوتی ہے۔ خاکسار نے ۱۹۵۸ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کرنے کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ۱۹۶۲ء تک تعلیم حاصل کی۔ دسمبر ۱۹۶۵ء میں پاک فوج میں شمولیت کر کے جون ۱۹۶۶ء میں کمشن حاصل کیا۔ اب تک مختلف سٹاف اور کمانڈ عہدوں پر فائز رہنے کے علاوہ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول اور آرمی سکول آف لاجسٹک. کلڈنہ (مری) میں بالترتیب ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۱ء تک بحیثیت انسٹرکٹر تعینات رہا۔ ان دنوں آرمی کی طرف سے واپڈا میں ڈیپوٹیشن پر تعینات ہوں۔ عاجزانہ التجاء ہے کہ دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ محض اپنے فضلوں سے میری راہنمائی فرماتے ہوئے اپنے فرائض باحسن انجام دیتے رہنے کی توفیق بخشتا رہے اور میرا ہر قدم ملک و قوم کی بہتری کے لئے ہی اٹھتا رہے اور خدمت کے مواقع محض اس کے فضلوں سے ملتے رہیں۔

"آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حمید احمد بھٹی صاحب ابن منظور احمد صاحب سعید ربوہ کو ۵۔ ستمبر ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام عتیق احمد ناصر عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے نومولود مکرم صوفی علی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم سلطان محمود صاحب ناصر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳۔ مئی ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت کاشفہ محمود عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے

درخواست دعا

○ مکرم وسیم احمد شاہد معلم وقف جدید کی ہمشیرہ صاحبہ گزشتہ آٹھ دس روز سے فضل عمر ہسپتال میں بعارضہ کمی خون زیر علاج ہیں۔

○ عزیزہ فرزانہ خالد صاحبہ بنت چودھری خالد ممتاز صاحب سخت بیمار ہے۔

○ مکرم محمد شفیع خان صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ کئی دنوں سے بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔

○ عزیز منصور احمد عرف مٹھو ابن مکرم حمید اللہ صاحب کارکن ٹی آئی کالج ربوہ ایک عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے کبھی بخار اتر جاتا ہے مگر پھر ہو جاتا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

محترمہ امتہ الباسط صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد اہلیہ مرزا افضل بیگ ناظم ضلع صحت جسمانی مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۹۹۳ء بعمر ۴۴ سال ہسپتال کمپلیکس اسلام آباد میں وفات پاگئیں۔ جنازہ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا تدفین مکمل ہونے پر آپ ہی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دار القضاء

(مکرم حمید احمد صاحب حامد بابت ترکہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ)

مکرم حمید احمد صاحب حامد ابن مکرم حاکم دین صاحب مکان نمبر ۱۶/۱۸ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حاکم دین صاحب. بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام ایک پلاٹ نمبر ۲۱/۶ محلہ دار النصر ربوہ منتقل کردہ ہے۔

اب یہ پلاٹ بحصص شرعی مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء :-

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب حامد (بیٹا)
۲۔ مکرم سلیم احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(مکرم محمد اکبر صاحب بابت ترکہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ)

مکرم محمد اکبر صاحب والد مکرم محمد امین صاحب بھٹہ جہانگیر کالونی بالمقابل سنگیت سینما شاہدرہ (لاہور) نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ محمد امین صاحب بھٹہ وفات پاگئیں ہیں۔ ہم ان کے جائز وارث ہیں۔ ان کا پلاٹ واقع قطعہ نمبر ۱۲/۴۸ دار العلوم وسطی ربوہ ہمارے نام منتقل کردیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم محمد اکبر صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرمہ مبارکہ امین صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرمہ منورہ امین صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ: صہ۴

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان کا دل اس کی آماجگاہ بنے۔ جہاں وہ اپنا حسن دنیا کی ہر چیز میں جلوہ گر دیکھتا ہے وہ اس مخلوق جسے اس نے اپنی شکل پر پیدا کیا اور اشرف المخلوقات بنایا اس کے دل کے آئینہ میں بھی اپنا حسن دیکھنا چاہتا ہے۔ جس قدر انسان تخلقوا اخلاق اللہ کا مظہر بنے گا اتنا ہی اس کے دل کا آئینہ شفاف ہوتا چلا جائے گا اور اتنا ہی وہ خدا کے نور کو لوٹائے گا۔ جتنا ہی وہ ان اخلاق سے دور ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی وہ آئینہ گدلا اور غیر شفاف ہوگا حتی کہ وہ نفس دھتکارے ہوؤں میں سے ہو جائے گا اور اسفل السافلین کے عمیق گڑھے میں اتر جائے گا۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۵۴ میں

MRS. RUSDANIAR W/o ZAINUL ARIFIN

پیشہ House wife عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(1) A gold bangle 25 gramms valuing RP600000, (2) One pair ear ring 2,5 gms valuing RP60000, (3) A gold necklace 12,5 gms valuing RP300000, (4) Haq mehr (dower) valuing RP55000

اس وقت مجھے مبلغ 30000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MRS. RUSDANIAR ANWAR

JLN JENDRAL AHMAD YANI.
52 PADANG SUMBAR
INDONESIA

گواہ شد نمبر ۱

ANWAR TAMPOBOLON S/o
BISMAR TAMPOBOLON
INDONESIA

گواہ شد نمبر ۲

SAIFUL ANWAR S/o
MUHAMMAD SAMAN
INDONESIA

مسل نمبر ۲۹۱۵۵ میں

MISS ZINATUR RAHMAN D/o MUHAMMAD NURI

پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Padang Sumbar انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1) A gold ring 2.5 gms valuing RP60000 (2) A gold bangle 12.5 gms valuing RP300000 (3) A gold necklace and locket 5 gms valuing RP120000 (4) A watch valuing RP65000 (5) One pair ear ring with diamond valuing RP50000

اس وقت مجھے مبلغ 30000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MISS ZINATUR RAHMAN
JLN ALANG PADANG
LAWASKOTO INDONESIA

گواہ شد نمبر ۱

ANWAR TAMPUBOLON S/o
BISMAR TAMPUBOLON
INDONESIA

گواہ شد نمبر ۲

SAIFUL ANWAR S/o
MUHAMMAD SAMAN
INDONESIA

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۹- ستمبر- دن کے وقت گرمی جاری ہے- راتوں کو ٹھنڈ ہو رہی ہے

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ امن و امان خراب کرنے والوں سے سختی سے نبٹا جائے گا- شمالی علاقوں میں ہم آہنگی اور یکجہتی کو فروغ دینے والے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے- علاقے کے تمام مسائل حل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے- جلد ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی اس سلسلے میں رپورٹ پیش کرے گی- وزیر اعظم گلگت میں اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے-

○ وزیر اعظم نے سیاچن گلیشیئر کا دورہ کیا اور پاکستانی فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے دنیا بھر کے امن پسند عوام اور بین الاقوامی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے عوام پر ہونے والے مظالم پر توجہ دیں-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سندھ میں انتخابی جوش خروش دیکھنے میں نہیں آرہا- انتخابی سرگرمیاں بجھی بجھی سی ہیں- بس ویگنوں اور چائے خانوں میں سیاست پر بحث بھی شروع نہیں ہوئی-

○ پاکستان عوامی تحریک جس کے سربراہ طاہر القادری ہیں' نے الیکشن سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے- اور اپنے امیدواروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کاغذات نامزدگی واپس لے لیں- جناب طاہر القادری نے کہا ہے کہ دینی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر الیکشن لڑیں تو کامیابی ہو سکتی ہے لیکن کوئی بھی مذہبی جماعت اپنے خول سے باہر نہیں آنا چاہتی- پارٹی نے ٹی وی پر منشور پیش کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے-

○ سیاسی جماعتوں کو انتخابی نشان الاٹ کرنے کا کام مکمل ہو گیا ہے- سائیکل کا متنازعہ انتخابی نشان قرعہ اندازی کے ذریعے جونیجو لیگ کو مل گیا- اسلامی فرنٹ کا نشان کار' پیپلز پارٹی کا تیر' عوامی نیشنل پارٹی لالٹین' اسلامی جمہوری محاذ کتاب' نواز گروپ اور مصطفیٰ جتوئی کے درمیان ٹریکٹر کا نشان وجہ تنازعہ ہے- جس پر قرعہ اندازی ہو گی-

○ حکومت نے حکم دیا ہے کہ پنجاب میں تمام خالی آسامیوں کو ۳۰- ستمبر تک پر کر دیا جائے-

○ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر کسی کو ہماری فتح دیوار پر لکھی نظر نہ آئے تو یہ ان کی نظروں کا قصور ہے- مسلم لیگ دو تہائی اکثریت حاصل کرے گی- ہم پیپلز پارٹی کو لاڑکانہ میں بھی شکست دیں گے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ماضی کے حکمرانوں نے مسائل عوام کے لئے اور وسائل عوام کے لئے وقف کر رکھے تھے- مجھے فخر ہے کہ میرا خاندان شہادت کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے- جبکہ میرے مخالف کی پہچان دولت ہے- دولت کو شہادت پر فوقیت حاصل نہیں ہو سکتی- انہوں نے کہا کہ عوام کی حکومت منتخب ہونے سے حکومت ہی نہیں نظام بھی بدلا جائے گا ہم عوام کے دکھ درد جانتے ہیں- اس کا مداوا بھی کیا جائے گا-

○ ایک امریکی لیبارٹری نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز کو زہر دے کر ہلاک کیا گیا ہے- ان کے بال تجزیہ کے لئے بھیجے گئے تھے جن میں آرسینک نامی زہریلے مواد کی مقدار معمول سے زیادہ پائی گئی- جنرل آصف نواز کی اہلیہ نے ڈی آئی جی راولپنڈی کو ایک خط کے ذریعے اس رپورٹ سے آگاہ کرتے ہوئے قتل کا مقدمہ درج کرنے کی استدعا کی ہے-

○ ملک بھر کے سرکاری ملازمین نے کمر توڑ مہنگائی کے خلاف اور اپنے دیگر مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کا سلسلہ جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے- لاہور کے سول سیکرٹریٹ میں چند محکموں کے سوا دیگر جگہوں پر کام بند رہا-

○ آٹھ قبائلی امیدواران برائے قومی اسمبلی کے کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کے خلاف اپیلیں انتخابی ٹریبونل نے مسترد کر دی ہیں- الیکشن ٹریبونل نے گوہر ایوب کی وہ اپیل منظور کر لی جس کے تحت ان کے مخالف پیپلز پارٹی کے بیدار حسین الیکشن نہیں لڑ سکیں گے-

○ چارسدہ میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے ساتھ تصادم میں اسلامی فرنٹ کا ایک کارکن ہلاک ہو گیا جبکہ متعدد زخمی ہوئے-

○ مرتضیٰ بھٹو کے انتخابی نمائندہ ناصر حسین نے کہا ہے کہ مرتضیٰ سندھ کی وزارت اعلیٰ کے امیدوار ہیں- مسٹر ناصر حسین بے نظیر بھٹو کی ہمشیرہ صنم بھٹو کے شوہر ہیں-

○ گجرات کی گنجان آبادی میں رات کے گیارہ بجے بم کا ایک شدید دھماکہ ہوا- کوئی نقصان نہیں ہوا-

○ پاکستان نے منشیات کے ۱۶- اسمگلر امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے- ملزموں کو پہلے قانونی دفاع کا موقع دیا جائے گا-

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے امیدوار مرتضیٰ کے مقابلے سے دستبردار ہو جائیں- انہوں نے کہا کہ میں صرف مرتضیٰ کے الیکشن کے لئے کام کروں گی- میں اسے سندھ کا وزیر اعلیٰ دیکھنا چاہتی ہوں- پارٹی پر مرتضیٰ کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا بے نظیر کا ہے-

○ پاکستان کے دفتر خارجہ نے امریکہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اپنا مخبری کا نظام درست کرے- کسی کو یہ حق نہیں کہ دو دوست ملکوں کے تعلقات پر ہنگامہ کھڑا کر دے- بی بی سی نے کہا ہے کہ چینی جہاز کی تلاشی کے مسئلے پر پاکستان کی طرف سے یہ سب سے کڑی تنقید ہے-

○ وزیر اعظم معین قریشی امکانی طور پر اگلے ہفتے امریکہ کا دورہ کریں گے-

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ اربوں روپیہ ہڑپ کرنے والوں کو لوگ مسترد کر چکے ہیں-

الیکشن کے بعد پیپلز پارٹی برسر اقتدار آجائے گی- نواز شریف کو پیسے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اس لئے انہیں پیپلز پارٹی کا منشور سمجھ میں نہیں آیا-

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی عوام کو ٹرخاتی رہی ہے- پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان میں تمام نشستیں ہماری ہوں گی-

○ فیصل صالح حیات اور راسد صالح حیات کے کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے ہیں- سیدہ عابدہ حسین کو سفارت کاری کی سرکاری نوکری کی وجہ سے الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں ملی- فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ یہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی پہلی کامیابی ہے-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ یہودی منصوبے پر عمل درآمد کے لئے امریکہ نے اپنا وزیر اعظم ہم پر مسلط کر دیا ہے-

○ فوج نے منشیات فروشوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں-

○ میاں نواز شریف نے کہا ہے اگر مجھے دو تہائی اکثریت نہ ملی تو میں سوچوں گا کہ دوبارہ وزیر اعظم بننا چاہئے یا نہیں-

○ ایران نے کہا ہے کہ عالمی برادری امریکہ کے غیر قانونی اقدامات کے خلاف مناسب کارروائی کرے-

○ قومی اسمبلی کے حلقہ ۱۵۸ میں غلام مصطفیٰ جتوئی اور آصف علی زرداری کے درمیان براہ راست مقابلہ ہے-

○ ترکی نے عراق کے خلاف تجارتی پابندیاں توڑنے کے فیصلہ کر لیا ہے اقوام متحدہ پابندیوں پر نظر ثانی کرے-

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
قیمت- /۱۳۵۰۰ ڈش '۱۲ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ- لاہور
فون:- ۳۵۵۴۲۲- ۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز' ہر قسم فریج' ڈیپ فریزر' ٹی وی'
واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۳۱۶۸۱

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات
پاکٹ ڈسپنسری
POCKET DISPENSARY
150 روپے میں پسند پر خریدیں
With Money Back Guarantee
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
کیوریٹو سیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 686

دانتوں کا معائنہ مفت احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴½ بجے تا ۸½ بجے شام